رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۲

THE ALHAKAM

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

جبتک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے

الحکم

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گرآئی بہ دارِ قادیاں بینی
دو ابینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد (۳۵) | ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۳ء | نمبر (۱۹)
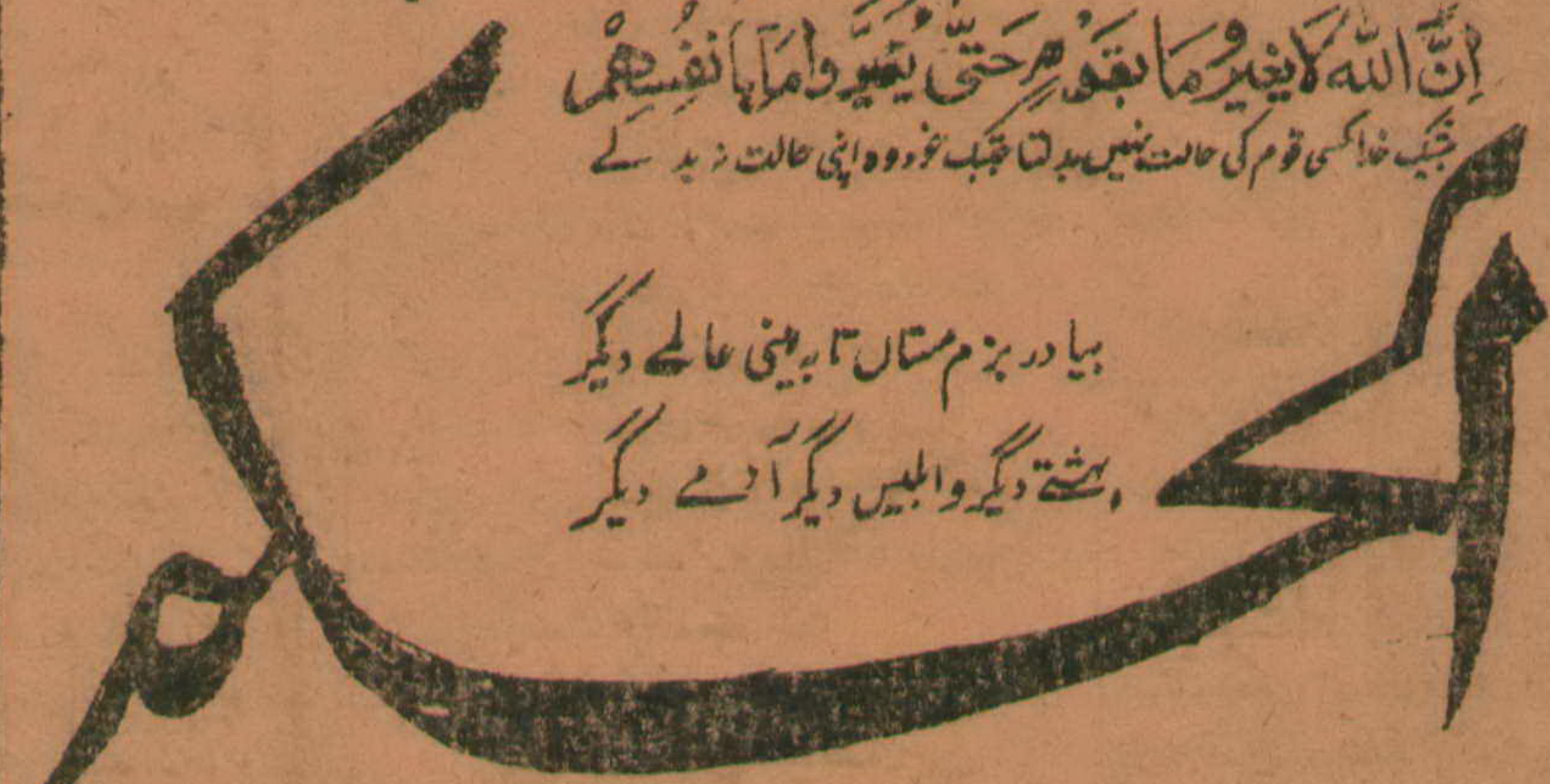
قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۲۵
مساکین سے ۱۰
عوام سے ۵

مدینۃ المسیح دار الامان قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

مدیر
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی
عرفانی

قیمت فی پرچہ ۱۰/

ناظرین الحکم کو عید مبارک

ہم کب عید منائینگے؟

ہر ایک قوم میں ایک نہ ایک دن خاص خوشی کا مقرر ہے اسلام میں بھی چند ایام خصوصیت رکھتے ہیں۔ جنمیں سے ایک عید الفطر کا دن بھی ہے جس میں لوگ کپڑوں اور عمدہ عمدہ کھانوں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اس میں کیا شک ہے کہ مومن کے لیے واقعی عید کا دن ایک خوشی کا دن ہے کیونکہ اس نے اپنے آقا و خالق کے ایک حکم کو پورا کر کے سبکدوشی حاصل کی ہے اور وہ سرخرو ہوا ہے اسلیے اس پر جتنا بھی خوش ہو وہ تھوڑا ہے۔

مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر عید کے دن کسی کا باپ یا کوئی رشتہ دار مر رہا ہے تو عید اسکو خوش نہیں کر سکتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے لیے زیادہ رنجیدہ واقعہ درپیش ہے۔

اسی طرح اے میرے بھائیو! ہم کیونکر عید میں خوش ہو سکتے ہیں۔ جبکہ باغ احمد لٹ رہا ہے اور دشمن ہر طرف سے اس پر حملہ کر رہا ہے۔

یہ عید ہماری سوزش قلبی کو اور تازہ کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری عمر رواں میں سے ایک سال اور کم ہو گیا۔ اور اسلام کی ترقی ابھی ہمارے دل کو شاد نہیں کرتی۔ حقیقتاً ہمارے لیے وہی عید کا دن ہے جس کے بعد کسی دوسری عید کی ضرورت نہیں۔ کہ جب دنیا میں

چاروں طرف اسلام کا ہی پرچم لہراتا نظر آئے

اور ہر ایک متنفس اس

سید الانام کے حلقہ بگوشاں میں شامل ہو جائے

اس وقت اسلام جس خطرے میں ہے اور خوفناک حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ وہ ہمارے دلوں کو مجبور کر رہی ہے کہ ہم صاف کہدیں "ہماری ابھی کوئی عید نہیں" عنقریب وہ دن آرہے ہیں کہ ہم بھی

عید منائیں گے

ان شاء اللہ تعالےٰ

درس القرآن

فی

شہر رمضان

(۲)

خلوا الیٰ شیاطینھم — الیٰ کے معنی مَعَ (ساتھ) کے ہیں اور شیطان سردار قوم کو کہتے ہیں۔ لکھا ہے شیاطان القوم سیدہم۔ تو معنی ہوئے جب وہ اپنے سرداروں کے پاس جاتے ہیں۔

یعمھون — وہ دل کے اندھے ہیں عمہ عربی زبان میں دل کے اندھا ہونے اور حیرانی کو کہتے ہیں اور آنکھوں کے اندھا ہونے کو عمیٰ کہتے ہیں

آمنا باللّٰہ و بالیوم الآخر — اعتراض: ایمان کے لیے فرشتے اور انبیا اور کتب الٰہیہ کا ماننا بھی ضروری ہے صرف، دو کیوں ذکر کیے گئے۔؟

جواب اول:۔ ایمان اللہ سے شروع ہوتا ہے اور آخرت پر ختم ہو جاتا ہے اور اختصار کے لیے ابتداء و انتہا کو لے لیا اور باقی مراد لے لیے گئے جیسا کہ آیت قالوا نشھد انک لرسول اللہ (منافقون) سے ظاہر ہے۔

جواب دوم۔ اصل ماننا اللہ تعالیٰ اور آخرت کا ہے مگر کتب، رسل، ملائکہ وغیرہ ان پر ایمان لانے اور نیکی و بدی کو تمیز کرنے کا صرف ایک آلہ ہے اس لیے ان کو بھی ماننا ضروری ہے۔ اس جگہ صرف اصل کو لیلیا ہے فروع خود بخود آجاتی ہے۔

یخادعون اللّٰہ والذین امنوا — وہ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور مومنوں کو۔ مگر چونکہ نہ اللہ تعالیٰ دھوکہ کھاتا ہے اور نہ ہی مومن ان کے فریب میں آتے ہیں۔ اسلیے ما یخدعون الا انفسھم وہ صرف اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس کے معنی فرماتے تھے کہ وہ اللہ اور مومنوں کو حقیر سمجھتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی طاقت کم ہے۔ جتھا کم ہے۔

لو کانوا یعلمون — ان کو علم نہیں کہ ہر ایک بڑی چیز پہلے چھوٹی ہوتی ہے۔ کیا ہوا اگر مسلمانوں کی طاقت ابھی کمزور ہے دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ بچے ہیں یا نہیں۔ جب بچے ہیں تو پہلے گدھوں کی طرح یہ بھی کامیاب ہوں گے

اللّٰہ یستھزی بھم — استہزا کیا۔ نعوذ باللہ ٹھٹھا کیا جاتا ہے؟

یاد رہے اگر اس کے یہ معنی ہوتے تو قرآن کریم میں کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ ٹھٹھا کیا ہوتا۔ جب ایسا نہیں تو ماننا پڑے گا کہ اس کے یہ معنی نہیں۔ جو معترض نے کیے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان میں یوں بھی کچھ مناسبت کیوجہ سے دوسرا لفظ وہی لایا جاتا ہے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

قالوا اقترح شیئا نجد لک طبخہ
قلت اطبخوا لی جبۃ و قمیصا

اب قمیص اور جبہ کے لیے طبخ کا لفظ استعمال کر دیا۔ اور خصوصاً سزا کے لیے جرم والا لفظ بول لیا جاتا ہے جیسے کہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

الا لا یجھلن احد علینا
فنجھل فوق جھل الجاھلین

پس اللہ تعالیٰ کے استہزا کے یہی معنی ہیں کہ وہ ان کو ان کے استہزا کی سزا دیگا۔

واللّٰہ محیط بالکافرین — اگر تم نے یوں اصلاح نہ کی۔ تو یاد رکھو ہم اسلامی حکومت لائینگے اور وہ ان تمام فضولیات کو مٹا دے گی۔

واما الذین آمنوا — بہرحال جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔

استویٰ الی السماء — استویٰ الیہ ای قصد الیہ اس نے اس کی طرف توجہ کی۔ ارادہ فرمایا۔

وان کنتم فی ریب الخ — اس میں صداقت اسلام اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی دلیل دی ہے کہ تم اس کتاب کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ کتاب بے نظیر ہے۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ قرآن کریم کی بے نظیری کس بات میں ہے شیخ عبد القاہر جرجانی نے کہا ہے کہ فصاحت و بلاغت میں بے مثل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم کا بے مثل ہونا یہ ہے کہ دلائل فلسفیہ اور منطقیہ میں سے کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس میں نہ آگئی ہو اور لطف یہ کہ پھر بھی عام فہم پیرایہ میں۔ قرآن کریم برکات اور اصلاح میں بھی بے نظیر ہے دیکھو عربوں کی کس طرح جلد اصلاح کر دی اور کہ اس سے انسان کا دل کبھی اکتاتا نہیں۔ اور نہ ہی اس کے علم ختم ہوتے ہیں بلکہ ہمیشہ نئے نئے علوم سوجھتے ہیں۔

وقودھا الناس والحجارۃ — پتھر محض آگ بھڑکانے کے لیے ڈالے جائینگے۔ کیونکہ پتھر کی آگ بہت تیز ہوتی ہے اور ان کے ساتھ ڈالنے سے ان کو زیادہ حسرت پیدا ہوگی اور زیادہ دکھ ہوگا اس لیے وہ بھی مراد ہوں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ پتھر کو تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

کنتم امواتا — آریہ لوگ اس سے تناسخ نکالتے ہیں حالانکہ تناسخ کی جو تعریف انھوں نے بنا رکھی ہے وہ کسی صورت میں اس جگہ صادق نہیں آسکتی یاد رہے میت بے حس اور بے جان کو کہتے ہیں تو فرمایا کہ تم پہلے بیجان تھے یعنی نطفہ میں تھے یا مٹی میں تھے۔ پھر وہ تم میں روح ڈالکر تمکو زندہ کرتا ہے اور پھر اسکو مارتا ہے۔ اور قیامت کو زندہ کرے گا۔

من یفسد فیھا و یسفک الدماء — انھوں نے عرض کیا حضور جو خلیفہ اور حاکم بنانا چاہتے ہیں تو کون اس میں فساد کرتا اور خون بہاتا ہے۔ من استفہامیہ ہے۔

واذ قال الخ — پہلے قرآن کریم کو بے مثل بتا کر دلیل دی کہ یہ فی الواقع خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اب بتاتا ہے کہ یہ دلیل کوئی نئی نہیں بلکہ آدمؑ کے وقت سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ ہم علمی رنگ میں مقابلہ کرتے ہیں۔

للملٰئکۃ — اعتراض۔ ملائکہ سے کیوں کہا کیا ان سے مشورہ لینا تھا؟

جواب:۔ فرشتوں کا ایک طبقہ ملاء اعلیٰ ہے۔ ان کا یہ قاعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کے جاری کرنے سے پہلے ان کو بتاتا ہے۔ وہ کئی علوم حاصل کرتے ہیں اور آئندہ کے لیے دعائیں اور استفسار کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ ص میں ہے ما کان لی من علم بالملاء الاعلیٰ اذ یختصمون

الا ابلیس — سوال:۔ ملائکہ سے ابلیس کا استثنا بتاتا ہے کہ وہ بھی فرشتہ تھا۔

جواب:۔ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا دوسری جگہ صراحتاً فرما دیا کان من الجن کہ وہ جن تھا استثناء کی وجہ یہ ہے کہ اسکو بھی حکم ہوا تھا کہ سجدہ کرو۔ جیسا کہ سورہ اعراف ع میں فرمایا اذ امرتک کہ جب میں نے تمکو سجدہ کا حکم دیا۔ اس جگہ وہ اس لیے ذکر نہیں فرمایا کہ قرآن کریم کا طرز ہی یہی ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو کلام سے خود بخود سمجھی جا سکتی ہے جیسے فرمایا سرابیل تقیکم الحر حالانکہ کرتے سردی سے بھی بچاتے ہیں۔ اسی طرح اس جگہ فرشتوں کی اطاعت اور ابلیس کی نافرمانی کا ذکر کر دیا کہ حکم سب کو ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔

الشجرۃ — قرآن کریم اور احادیث سے اس شجرہ کی تعیین کوئی نہیں ہوتی۔ ہاں مسحی اعراف کے بیان سے قیاس کرتا ہوں کہ کوئی نشہ والا درخت ہوگا۔ بھنگ افیون دھتورا وغیرہ۔ کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ جب انھوں نے اس کو کھایا تو وہ اپنے کپڑے پھاڑنے لگے یعنی بے ہوش ہو گئے اور نشہ چڑھ گیا۔

(باقی پھر ان شاء اللہ تعالیٰ)

ایک خاص زمانہ تک نبوت کو آپ کے وجود باجود پر ختم کر دیا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بے فائدہ کام کرے اور بلا ضرورت نبی بھیج دے۔ اب آپ یوں بے ہودہ سرائی کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض تھی۔ کسر صلیب۔ قتل دجال۔ غلبۂ اسلام اور وہ آپ سے کما حقہٗ پوری نہیں ہوئیں۔ صلیب پاش پاش نہیں ہوئی اور دجال کی شان و شوکت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ اسلام مغلوب ہو رہا ہے۔ اور لوگ مرتد ہو رہے ہیں۔

اور پھر لکھا ہے "محض دلائل کا غلبہ تو کچھ چیز نہیں جبتک اس کے ساتھ عملی غلبہ نہ ہو" افسوس کہ آپ جس طرح فہم قرآن سے عاری ہیں اسی طرح حدیث دانی سے بھی قاصر ہیں۔

کسر صلیب کے معنی

یکسر الصلیب کے معنی لکھے ہیں ای لیبطل دین النصرانیۃ بان یکسر الصلیب حقیقۃ ویبطل ما یزعمہ النصاریٰ من تعظیمہ یعنی کسر صلیب کے یہ معنی ہیں کہ دین نصرانیت کا ابطال کریں گے

(فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۶۵)

پھر نواب قطب الدین صاحب یکسر الصلیب کے نیچے لکھتے ہیں "باطل کریں گے دین نصرانیت کو"

(مظاہر الحق جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

اور یہی معنی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں کیے گئے ہیں مگر افسوس ہے اس دانا پر جو جانتا ہوا نہیں جانتا اور دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا۔

قتل دجال

کون مسلمان نہیں جانتا کہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے۔ یضع الحرب کہ مسیح جنگ نہیں کرے گا۔ اب جو شخص کہتا ہے کہ مسیح موعود جنگ کرے اور دجال کو قتل کرے تو وہ صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑتا ہے۔ پس جب مسیح نے لڑائی ہی نہیں کرنی تو قتل دجال یقیناً روحانی ہے۔ جس کی تفسیر اس دوسری حدیث میں ہے۔

"وھو المسیح الکذاب ویتبعہ من نساء الیھود ثلاثۃ عشر الف امرأۃ فرحم اللہ رجلا منع سفیہہ ان یتبعہ والقوۃ علیہ یومئذ بالقرآن فان شانہ بلاء شدید"

یعنی دجال کے پیچھے تیرہ ہزار عورتیں یہود کی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ اس پر رحم کرے جو اپنے نادانوں کو اس کی اتباع سے روکے اور مقابلہ اس کا اس وقت قرآن کریم کے ذریعہ ہوگا کیونکہ اس کی حالت بہت سخت ہوگی۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ [illegible])

پس نادان ہے وہ جو دجال کا قتل جسمانی سمجھتا ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ اسلام مغلوب ہو گیا۔ جناب سن! اگر یہ اسلام ہوتا تو کبھی مغلوب نہ ہوتا۔ [illegible]

اس کا مغلوب ہونا [illegible]

حقیقی اسلام مٹنے کے قابل نہیں رہتا ہے پس خدا کا ارادہ یہی ہے کہ وہ ان لوگوں کو بدل کر اب احمدیت کے سچے شیدائیوں کو اس جگہ کھڑا کر رہا ہے۔

جناب کو یاد رہے کہ اگر دلائل کا غلبہ کوئی چیز نہیں تو پھر کیا نعوذ باللہ ہزارہا انبیاء مغلوب ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنعان کو فتح کیا۔ اور غالب ہوئے (بقول آپ کے) کیا حضرت عیسیٰ یحییٰ کو ظاہری غلبہ ملا اور کیا نعوذ باللہ مکی زندگی میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغلوب تھے۔ اور مدنی زندگی میں بھی صرف عرب کے حاکم بنے اور عرب پر غالب آئے۔ پس یہ محض آپ کا ڈھکوسلا اور حقیقت سے بعید قیاس ہے۔

یہ الفاظ اسی شخص کی زبان سے نکل سکتے ہیں جو اسلامی تعلیم سے بالکل نا آشنا ہو۔ مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی غرض دنیا کو منوانا ہوتی ہے۔ جس رنگ میں دنیا اس پیغمبر کا مقابلہ کرتی ہے اسی طرح اس کو فتح دی جاتی ہے۔ اور وہ غالب کیا جاتا ہے۔ اگر دشمن تلوار سے حملہ آور ہو تو تلوار سے ہی مٹایا جاتا ہے ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔

مگر یاد رہے کہ اصل غلبہ دلائل کا غلبہ ہی ہے جو دلوں پر اثر کرتا ہے۔ ظاہری غلبہ تو کفار کو بھی مل جاتا ہے باقی یہ کہنا کہ دلائل کے غلبہ کے تو سب مدعی ہیں کیسطرح تمیز ہو کہ ایک طفلانہ بات ہے کیا دنیا میں سب اندھے ہی ہیں جو تمیز نہ کر سکیں۔

اب چونکہ مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ دلائل سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسطرح غالب کر دیا اگر دنیا اب بھی احمدیت کا مقابلہ ظاہری سامانوں تلوار وغیرہ سے کرے اور دنیا سے مٹانا چاہے تو خدا تعالیٰ کی غیرت یہ غلبہ بھی عنایت فرمائے گی۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ آپ کس زبان سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ موعود کے کام پورے طور پر انجام نہیں دیئے گئے۔ ذرا بتائیں تو سہی وہ کون سی جماعت ہے جس سے علماء یوں بدن کانپ جاتے ہیں اور وہ کون سا سلسلہ ہے جو اعداء اسلام کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ وہ کون سی جماعت ہے۔ جو ہند۔ جرمن۔ انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ۔ نائیجیریا۔ ماریشش۔ سیلون میں اسلام پھیلا رہی ہے۔ حضرت مسیح کو کامیابی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے ابھی آپ کا زمانہ ختم نہیں ہوگا۔ دشمن بھی آپ کی کامیابی کا اقرار کرتا ہے مگر کیا کہیں ان کو جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

ورنہ قبلہ تھا ترا رخ کافر و دیندار کا

غیر احمدی اخبارات والے بھی اقرار کر رہے ہیں کہ صرف دور حاضرہ میں احمدی جماعت قادیان ہی خدمت اسلام کر رہی ہے۔ مگر آپ کی آنکھیں تعصب کی پٹی سے بند ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ پانچ پانچ لاکھ مرتد ہو رہے ہیں۔ یہ محض آپ لوگوں کا قصور ہے۔ آپ (غیر احمدیوں) نے انکو اپنے اندر کھو کر ان کی تربیت نہ کی۔ اگر وہ احمدیت میں داخل ہو سکتے تو آپ لوگوں کو یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ لیکن باوجود ان کے ارتداد کے آپ لوگ ملزم بنتے تھے۔ ہم ہوتے محض اس شراکت کے لیے کہ وہ آخر اسلام کا نام لیوا ہیں ان کے لیے سب اسلامی جماعتوں سے بڑھ کر کام کیا اور کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار

کاخر کنند دعوی حب پیمبرم

یہ فتنۂ ارتداد بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اگر اسلام (بقول آپ کے) کی حالت نہ ہو تو کون مانے۔ کہ یہی زمانہ ہے جس میں کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور یہی مسیح و مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے اور نیز اس لیے بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے سے فرما دیا تھا کہ اگر تم میری نہ مانو گے تو تمھیں یہ روز دیکھنا پڑے گا ؎

ہر طرف سیل ضلالت صد ہزاراں تن ربود

حیف بر چشمے کہ اکنون نیز ہم ہشیار نیست

پس یہ ارتداد کا سلسلہ آپ کی صداقت پر مہر کرتا ہے ؎

وفی کل شیء لہ آیۃ

تدل علی انہ صادق

پس اس تازیانۂ عبرت سے نصیحت پکڑو اور امام ھمام کی آغوش میں آجاؤ کہ وہ تمہارے لیے ماں سے زیادہ درد رکھنے والا ہے

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب

خیر جو کچھ ہم کر رہے ہیں یا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دنیا بھی دیکھتی ہے۔ لیکن آپ بتائیں کہ وہ جو جناب راجپوت نبی صاحب ہیں انھوں نے اپنی قوم کے لیے کیا کار ہائے نمایاں کیے ہیں۔ اور کیا کوششیں کی ہیں تا دنیا کو ان کی حقانیت کا بھی پتہ لگ جاوے۔ امید ہے کہ آپ اطلاع فرما کر مشکور فرماویں گے۔

حضرت اقدس کے دنیا میں ایک نذیر آیا والے الہام اور آپ کی دسمبر والی تقریر سے جو استدلال کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ خیر ہم تو اتنا ہی کہتے ہیں۔ ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست۔

اگر اس الہام سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ کامیاب نہیں ہوئے تو میرے خیال میں آپ کسی نبی کو بھی ماننے کے لیے طیار نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن (یٰسٓ ع ۲) کو دنیا ہر نبی ـــ

عید آئی، ہاں کیسی عید؟ جس نے آج خداتعالیٰ کی رحمت اور شان کو دوبارہ زندہ کیا۔ اور سال نے دوبارہ مسرت کا دن دکھایا۔ جس کی خوشی ہر دل میں نظر آتی ہے۔

صبح، ہاں صبح، وہ عجیب صبح جس میں نسیم سحر نہایت ہی ناز سے اٹکھیلیاں کرکے بڑے پیار سے غنچوں کو جگا رہی ہے۔ کلیوں نے جو ابھی خوابِ غفلت میں ہیں ہنستے ہنستے آنکھیں کھولی ہیں۔ بہار صبح اور عید کا منہ دیکھتے ہی کھل پڑیں۔ اور خوشی سے پھول پھول کر پھول بن گئیں۔ بلبل اس کی اٹھتی جوانی دیکھ کر چہچہانے، اور قمری کوکو کی تانیں لگانے لگی۔ غرض ہر ایک خدا کی یاد میں محو ہو گیا۔

شاہ خاور کی سواری ابھی کوسوں دور ہے۔ بچے جو کچھ رات رہے اپنے بستروں میں کلبلا رہے تھے اٹھ بیٹھے، عید کی خوشی میں کوئی نہانے لگا اور کوئی کپڑے بدلنے میں

مسرت و خوشی (اس خدا کے پاک اور حقیقی بندوں کو جن کو اس کے حکم کی تعمیل اور نیک عمل اور فرمانبرداری کی توفیق عطا ہوئی) ان کے استقبال کے لیے نہایت ادب سے بڑھی تاکہ ان کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرے۔

غربا اور یتیم کی عید

اسلام کی ابتدا غریبوں سے ہوئی، اور اس نے ان ہی کی گود میں پرورش پائی۔ انہوں نے "جان" جیسی نعمت جو ہر کہ و مہ کو پیاری ہوتی ہے۔ اسلام پر قربانی چڑھا دی۔ اور خدا کے فضل اور تائید کے ساتھ اس کی جڑ کو اسی نے مضبوط کیا اور اسے بارگ و بار ہونے کے لیے اسی نے اپنے خون کی آب پاشی کی، اور سینچا، تاکہ خداتعالیٰ کا جلال اور عظمت دنیا میں قائم کیا جائے اور اس میں وحدانیت اور حق پرستی کے پھل لگیں، اور کرم خاکی اعلیٰ معراج پر پہنچے اور حقیقی بندہ شکر مومن کہلائے اور حقیقی عید کا لطف اٹھائے۔

اسلام نے جو احکام جاری کیے ہیں وہ خوبی سے مزین ہیں۔ جن میں سے ایک روزہ بھی ہے۔ تا روزہ رکھنے والا بھوک و پیاس کی شدت میں ان غریب پڑوسیوں کا مطالعہ کرے جو ہر روز اس میں مبتلا رہتے ہیں۔

مگر افسوس آج دولت کے نشہ میں، روپیہ کے غرور میں، احکام اسلام پر عمل نہ کرنے سے، اس کے احسن اور مبارک طریق پر نہ چلنے سے، اپنے غریب بھائیوں کو، غریب بہنوں کو، یتیم بچوں کو بھلا کر عیش و عشرت میں مست و مخمور ہیں۔

آج کیا تم تو ہر روز ہی اچھے سے اچھا شکم سیر ہو کر کھانا کھاتے تھے مگر وہ تمہارا غریب پڑوسی آج عید کے دن بھی دو وقت کے فاقے سے ہے۔ آہ! وہ معصوم یتیم بچہ، جس کو تمہارے بچوں کی زرق برق لباس، عمدہ عمدہ پوشاک دیکھ کر اپنے والدین کی یاد آئی، دل بھر آیا، آنکھیں ڈبڈبا آئیں، وہ پھول سا چہرہ مرجھا گیا۔ تم اپنے بچے کو، نور نظر کو، لخت جگر کو آج عید کے دن دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ مگر آہ! اس کا تو کوئی دیکھنے والا ہی نہیں۔ تمہارے بچے کے چہرے پر آج مسرت اور ترو تازگی ہے۔ مگر اس کے چہرے پر آنسوؤں کی جھڑی ہے۔ تمہارے بچے کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہے۔ مگر اس کا چہرہ رنج سے آج کملا رہا ہے۔

سنو! اور غور سے سنو!! خداتعالیٰ کا وعظ ہے خداتعالیٰ کا حکم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "یتیموں، لاوارثوں، بیواؤں اور غریبوں کی مدد کرو" پس اس حکم کو مانو۔ اس حکم کی تعمیل کرو۔ اسی میں تمہاری شان، اسی میں تمہاری عزت، اور اسی میں تمہاری فلاح مضمر ہے۔

جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ خدا سے دور پھینکے جائیں گے مگر یاد رکھو! اسلام کی زندہ کرنے والی غریب ہی قوم ہو گی۔ تم جو آج مذہب سے بے پروا ہو۔ دنیاوی کاموں میں سبقت حاصل کر رہے ہو۔ رسومات قبیحہ اور بدعتوں کے غلام بنے ہوئے ہو۔ یہ تم کو تحت الثریٰ میں گرا دینگی تم نور سے دور ہو جاؤ گے۔

آج عید کا دن ہے ان تمام باتوں کو چھوڑ دو اپنے مالک حقیقی کے حضور گر جاؤ۔ اور ان غریبوں کی مدد کرو جن کو تم نے کبھی عزت سے نہیں دیکھا۔ ان یتیم بچوں کی مدد کرو جن کو تم نے کبھی پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھا، کبھی محبت سے [illegible] کی [illegible] ہو گی اور

کرو جو آج عید کے دن اپنے [illegible] آپ میں سہاگ کی [illegible] یاد کر کر کے آنسوؤں کے تار بہا رہی ہے، دیکھو تو کیسی مغموم ہے۔ تم اس کے دل کو خوش کرو تا وہ خوش ہو جائے اور تم بھی خداتعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے جاذب ہو۔ [illegible] یاد رکھو اور اس کو لوح دل پر لکھ لو کہ جس طرح آج تم جس غرور و نخوت سے اکڑتے پھرتے ہو، کل وہ دور ہونے والا ہے اور دولت کا نشہ ہرن ہو جانے والا ہے۔ جس طرح آج تم غریبوں اور یتیموں اور لاوارث بچوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہو۔ کل اسی طرح تمہاری اولاد بھی در بدر ٹھوکریں کھائے گی اور کوئی نہیں پوچھے گا۔ جو آج تم بوؤ گے وہی کل کاٹو گے۔ پس خدا کے غضب سے ڈرو اور عبرت پکڑو۔

مجاہدین کی عید

مجاہدین کی عید کا دلفریب اور پرلطف نظارہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل کے اندر درد اور سوز ہے۔

اکناف عالم میں، چھوٹے بڑے، رئیس و امیر، غریب و فقیر اپنی اپنی حیثیت اور رتبے کے موافق اچھے اچھے کپڑے زیب تن کیے عید کی خوشی میں مگن۔ ہر گھر میں خوشی، ہر چہرے پر مسرت، ہر دل کی یہی خواہش کہ آج کے دن اپنے محب سے ملے۔ ہر باپ کی یہی تمنا کہ اپنی آنکھوں کے نور کو سینے سے لگائے۔ ہر ماں کی یہی حسرت کہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو، اپنی بڑھاپے کی ٹیک کو (جو آنکھوں سے اوجھل ہے) کلیجے سے لگائے۔

مومن کے دل کو ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور ہی تڑپ ایک اور ہی جذبہ بے قرار کیے ہوئے ہے۔ اس نے آج کے روز عجیب ہی شان سے عید منائی اس نے اپنے عزیز وطن کو، اپنے گھر کو چھوڑا۔ اپنے بوڑھے ناتواں کمزور اور ضعیف ماں باپ کو، اپنی بیوی اور اپنے پاک صورت ننھے ننھے معصوم بچوں کو، اپنے پیارے بہن بھائی اور دوست و اقارب سب کو خدا کے سپرد کر کے دھوپ میں تپتے۔ لو کے تھپیڑوں کے لطف اٹھاتے اپنے ان بھائیوں کی محبت سے بیقرار ہو کر جو ارتداد کی چوکھٹ پر [illegible] ہوئے ہیں تا کہ ان کو قعر ضلالت سے بچائیں اور [illegible] سے نکالیں۔

وہ نیک بخت [illegible] جھکا [illegible] وہ بچے

نظم

ذیل کی نظم ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ہے۔ جو آپنے ایک آریہ کے چند اشعار کے جواب میں لکھی ہے جو ساتھ ساتھ درج ہیں۔ آپنے یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پڑھ کر سنائی (ایڈیٹر)

بُت شکن نے خوب توڑے دعوے اسلام کے
ہیچ پیالے رہ گئے ہیں اب تو خالی نام کے

اب مٹے گا آریہ مت سامنے اسلام کے
پر نکل آتے ہیں قریب مَوت کرمِ خام کے

ہے خدا کے قہر کا طوفان تو اک جوش پر
اور تو بڑھے ہوئے بیٹھا ہے بل اوہام کے

خادم اسلام ہیں بکروں سے تیرے باخبر
کاٹ دینگے تار وہ سارے تمہارے دام کے

بت شکن اسلام کا ہے خاص باشوکت لقب
آریہ مت کے کبھی بت تھے ہیں چند ایام کے

وہ شراب معرفت کا جام ہم دینگے تمھیں
منہ کے چھوٹے بڑے متوالے ہوں اُس جام کے

دیکھتے ہی دیکھتے ہو گا اب ایسا انقلاب
کہہ غلام احمد کی جے سب ہوں غلام اسلام کے

وید کے پرکاش نے کھولی ہیں آنکھیں ہند کی
کاغذی گھوڑے جہے نہیں چلتے ہیں اب الہام کے

وید کا پرکاش کب کس نے کیا سور کھ بھلا
وہ تو ہیں زیر کفن مردہ قدیم ایام کے

آریہ جاہل ہیں خود واقف نہیں ہیں وید سے
کیونکہ بید بے ثمر اُن کے بھلا کس کام کے

اپنی منطق کو سراپا سمجھے ہوئے ہیں وید ہی
جتنے منہ اتنے ہی سمجھو وید ان ایام کے

جو ہوا پرکاش اُن سے وہ سراسر گند ہے
ہیں نیوگی بچے بے نام و نشاں گمنام کے

سن کے گھن آتی ہے اس ناپاک سی تعلیم کو
ہیں بڑے دیوث جو عامل ہیں ان احکام کے

ہیں میاں ایشور بھی اک مٹی کے مادھو ہی بنے
روح و مادہ کے غلام ایشور بنے ہیں نام کے

خود غرض ہیں حرص اپنی ہے طبیعت میں بھرا
ایشر سیت چلتی ہے اُن کی سہارے دام کے

اک گناہ رکھ لیتے ہیں باقی کہ قبضے میں رہیں
ورنہ ایشر جی تو پھر رہتے نہیں کچھ کام کے

بے سزا ہرگز نہ چھوڑیں اسقدر ہیں کینہ تو ز
منتظر رہتے ہیں روحوں کے ہر ایک بدکام کے

کام دنیا کا چلاتے ہیں گناہوں پر مدام
جتنے کثرت سے گناہ ہوں سلسلے اُن کے کام کے

ہے تناسخ کی یہی بنیاد ایشر نے دھری
یہ ہوئے پرکاش ایشور جو ہیں اگنی نام کے

گر یہی ویدوں کا ہے پرکاش تو اس کو سلام
ہم نہیں گاہک ہیں اس پرکاش نافرجام کے

جب سے پھیلایا دام مکر و تزویر و دغا
ناطقے ہیں بند حضرت کے اُن ہی ایام کے

بول سکتے ہی نہیں گویا زباں منہ میں نہیں
ایسے گونگے ایشور اپنے بھلا کس کام کے

ہاں خدا اسلام کا ہے رب رحمان رحیم
کھول رکھے اسلیئے اس نے در الہام کے

اپنے پیاروں کو وہ دیتا ہے خبر انجام کی
ہند میں مشہور ہیں حالات لیکھو رام کے

آریہ مت سامنے اس نسل کے مٹ جائے گا
یہ بتایا ہے خدا نے اندر اک الہام کے

مرگِ لیکھو سے سبق لے۔ باز آ نادان قوم
ورنہ بیٹھینگے جگر میں تیر اس الہام کے

حضرت ابلیس دھوکہ جب خدا کو دے گئے
شیخ صاحب بیچ تو کیسے وہ خدا کس کام کے

ہاں اسی ابلیس کے اب جانشین تم ہی تو ہو
صبر سے کچھ دن رہو تم منتظر انجام کے

خوب کھل جائیگا دھوکہ دیدیا یا کھا لیا
جب نشاں مٹ جائیں گے سب کوشش ناکام کے

لعنتی ابلیس کے دھوکہ میں آتے ہیں وہی
جو ہیں اُس کے ڈھب کے اُسکے کام کے

پر خدا کے پاک بندوں پر نہیں چلتا ہے زور
سب ارادے خاک میں ملجاتے ہیں اُس خام کے

وہ خدا کی اک ذرا نا چیز سی مخلوق ہے
تاب کیا ہو وہ مقابل قادر و علام کے

وہ لعین کتا ہے اُس سرکار کے دربار کا
تا نہ داخل ہو ذلیل بدکردار بد انجام کے

ان دنوں کو شاں ہوا ہے وہ تمہارے بھیس میں
تا دکھائے آخری جوہر وہ اپنے کام کے

جس کا پیارا وہ ماں جس کا اکلوتا بیٹا آج عید کے دن گھر نہیں۔ وہ محض خدا کی رضا مندی ہی حاصل کرنیکے لیے۔ آج عید کے دن کس سے عید ملے۔ کیا اُن کو آج رنج ہو گا؟

نہیں نہیں۔ آج وہ سربسجدہ ہو کر خدا کی حمد کے سبب گنگار ہے ہیں۔ اور بڑی تضرع سے دست بدعا ہیں کہ اے خدا۔ اے مالک سوئی خدا! ہم نے تو حق کے لیے۔ تیرے مقصد کے لیے۔ تیری رضا کے لیے۔ تیری خوشنودی کے لیے اُسے ہم سے جدا کیا ہے۔ اُس کو کامیاب کر اور اُس کی روح القدس سے مدد فرما۔

~~~~~~~~~~~~

وہ مجاہد و مومن۔ اپنی ہی دھن میں اپنے ہی خیال میں۔ خدا کے سہارے اور اُسی کے بھروسہ پر۔ دل میں درد۔ آنکھوں میں آنسو تن تنہا۔ پیاس کی شدت۔ گرم ریت۔ (جس میں پاؤں جھلس جھلس جائیں) کی تیزی کو برداشت کرتا۔ اپنا ہر قدم پچھلے قدم سے آگے بڑھاتا جا رہا ہے محض اسلیئے کہ اُس کے بھائی گمراہی اور ضلالت سے بچیں۔ تین سو خدا و چھوڑ کر ایک ہی جو حاکم الحاکمین خدا ہے اُس کی رسی کو مضبوط پکڑیں اور اُس کی وحدانیت ان کے دل میں جاگزیں ہو۔ اور اُسی کی عظمت اور جلال دنیا میں قائم کیا جائے

بے شک یہی حقیقی عید ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کے حاصل کرنے کی توفیق دے آمین

خاکسار

(یوسف ابن یعقوب)

معزز ناظرین الحکم کی خدمت میں

ایک مجاہد کی درخواست دعا

تمام ناظرین الحکم سے باادب گزارش ہے کہ وہ خاکسار کے لیے درد دل سے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ میرے عیبوں پر پردہ ڈالے اور مجھے خدمت دین لے اور جو کام میں اسوقت کر رہا ہوں اس کو قبول فرمائے۔ اور کامیاب واپس لائے۔ والسلام

خاکسار

شیخ محمد ابراہیم الٰہی خلف شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی۔ از تیرہ۔ ضلع متھرا
~~~~~~~~~~~~

تمسخر اور ٹھٹھا کرتی آئی ہے کیا نعوذ باللہ سب کام لغو ہے پھر معلوم ہوتا ہے کہ آپ قرآن شریف کو چھو تے بھی نہیں ورنہ کبھی یہ نہ لکھ سکتے۔ کیونکہ قرآن کریم میں تو صاف لکھا ہے وما علی الرسل الا البلاغ + بر رسولاں بلاغ باشد و بس

پھر میں کہتا ہوں کہ اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا "اور ۵ ارفروری کے الفضل میں وہ حدیث لکھی جا چکی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ خدا جس سے محبت کرتا ہے اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یوضع له القبول فی الارض کہ اس کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس کا دوسرا الہام ہے۔

یاتیک رجال نوحی الیھم من السماء

شنہ کی تقریر کے متعلق اگر آپ رسالہ الوصیت ملاحظہ فرما لیتے تو دھوکہ میں نہ پڑتے۔ وہ عوام کی حالت خواص کے متعلق فرمایا:۔ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے
کے تواں کردن شمار خوبی عبد الکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

اور عوام ہر جماعت میں ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جناب والا آپ الوصیت میں پڑھیں کہ ان کے علاج کے لیے قدرت ایزدی نے کیا کیا سامان کر رکھے ہیں۔ ان کے لیے قدرت ثانیہ (خلافت) کو قائم کیا ہے فاعتبروا یا اولی الالباب۔ پس پہلی بات جو جناب کے "مخدوم" کو صداقت سے گرا رہی ہے کہ اب فی الحال کوئی ضرورت [illegible] لم تیرہ سو سال تک حضرت مسیح موعود کی ترقی کا زمانہ ہے یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کریں یا پھر اس دعویٰ سے باز آجائیں

دوسری غلطی ہم نے لکھا تھا کہ یوضع له القبول والی حدیث آپ کو رد کرتی ہے۔

خصوصاً جبکہ آپ کے "مخدوم" ساری دنیا کے رفارمر ہونے کا زعم رکھتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ ان کی قبولیت ہو رہی ہے خیر ساری دنیا اندھی اور بے وقوف تو نہیں دنیا میں دانا بھی ہیں۔ کیا کام ہے جو عبد اللطیف صاحب نے کیا ہے اور کہاں اور کتنے ہیں۔ جو آپ کے یا اور آپ کے اشارے پر تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں۔ کتنے مرید آپ کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ محض خطوط تو ایک دوائی کے اشتہار پر بھی ہزاروں آسکتے ہیں۔ ہزاروں لوگ تماشے کے طور پر لکھ دیتے ہیں۔

تیسری غلطی ہم نے لکھا تھا کہ ہر شخص کو اس کے اوصاف سے پہچانا جا سکتا ہے

اور کہا تھا کہ وہ شخص پاگل ہے کہ جس کی ذات میں اوصاف تو ولیوں کے بھی نہیں اور دعویٰ وہ نبی کا کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں جی! جناب کے "مخدوم" صاحب میں تو انبیاء کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

اس جگہ تفصیل کا موقع نہیں خیر ہم ایک بات پیش کر کے جناب سے جواب چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نبی کریم کی پہلی زندگی پاکیزہ اور بے لوث ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے متصف ہوتا ہے اور دنیا کی نظر میں اس کو امین اور راستباز سمجھتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے چیلنج دیا۔ کہ میری زندگی میں کوئی عیب نکالو۔ (قرآن کریم سورہ یونس میں پہلی عمر کو ہی معیار ٹھہرایا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعد میں یوں ہی لوگ بکواس کرتے رہا کرتے ہیں) جس کے جواب میں سب کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ ہاں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپ کی پاکیزگی اور راستبازی کا صراحتاً اقرار کیا (اشاعۃ السنہ)

اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی جو حضور کی سوانح عمری لکھی ہے اس میں پہلی زندگی پر کوئی عیب نہیں لگا سکا۔ اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا حال ہے۔

اگر "مخدوم" صاحب کو دعویٰ نبوت فی الواقع ہے اور کوئی بیماری نہیں۔ تو آئیں۔ اور دنیا کو اپنی زندگی کے متعلق چیلنج دیں تا حقیقت طشت از بام ہو جائے۔ (تفصیل پھر کسی وقت ان شاء اللہ)

"سلطان مشرق" کے متعلق آپ نے بہت غلطی کی جو اعتراض کیا جبکہ مغرب بھی اسکو سلطان مشرق مان رہا ہے ہاں یاد رہے اس نے دنیاوی سلطنت کا دعویٰ نہیں کیا وہ فرماتا ہے ؎

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں۔
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

چوتھی غلطی یاد دہانی ہم نے لکھا تھا کہ عبد اللطیف وغیرہ جب وہی کام بلکہ وہ بھی نہیں کرتے جو اس وقت حضرت احمد علیہ السلام کے جان باز کر رہے ہیں تو ان کو نبی تسلیم کرنا۔ اللہ تعالیٰ پر عیب لگانا ہے کہ اس نے بلا ضرورت کام کیا۔

اس سے آپ کی عقل رسا نتیجہ نکالتی ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب (علیہ التحیۃ والسلام) اور آپ کی جماعت ضرور ایسے کام کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کرتے تھے"

"بریں عقل و دانش بباید گریست"

سچ ہے جب انسان کو ایک ٹھوکر لگتی ہے تو پھر ٹھوکریں ہی کھاتا چلا جاتا ہے اذا عثر انبعج به العثار۔ کیا آپ اس موٹی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ ہمارا یہ مطلب ہے کہ جماعت احمدیہ بارک اللہ فی سعیہم جو کام اشاعت و تبلیغ کر رہی ہے اور جن دلائل اور ہتھیاروں سے کر رہی ہے۔ ان سے بڑھ کر آپ نے کیا کیا۔ اگر کیا ہے تو بتائیں لیکن [illegible] پس جس غرض کو ایک جماعت بطریق احسن انجام دے رہی ہے اس کے لیے کسی نبی کی کیا ضرورت ہے۔ امید ہے آپ غور فرمائیں

اور تعصب کو بالائے طاق رکھ دیں۔ ع

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

پانچویں دیدہ دلیری ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب میں اللہ تعالیٰ نے ذاتی اور خارجی علامات کو پورا کر کے آپ کے اخلاق پر مہر کر دی۔ اس پر آپ کہتے ہیں کہ وہ علامات بتاؤ۔ ہم وہی "مخدوم" صاحب میں ثابت کر دیں گے۔

جناب من! کچھ ہوش کریں۔ جب آپ اور آپ کے مخدوم صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی تھی تو کیا ان علامات کو پورا نہ دیکھا تھا۔ یہ قول کسی کو سچا ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح تو ہر ایک جھوٹا نبی بھی کہہ سکتا ہے کہ جو اس کی علامات خارجیہ ہیں وہ میری بھی ہیں ذاتی علامات گندمی رنگ دراء النهر ہونا۔ کسر صلیب کرنا۔ بے نظیر کلام لانا۔ اور تیرہ سو سال میں بے نظیر خدمت اسلام کرنا" بقول مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ وغیرہ۔ ہزارہا نشان ہیں جو جناب بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔

چھٹی بات جھوٹے کاذب کیلئے یذھب جفاء کا معیار پیش کیا تھا آپ نے اس کو صحیح تسلیم کر لیا ہے اور کہتے ہیں کہ اپنے صوفیوں اور ملہموں کو ان کے مقابل پر لائیں وہ ان کی ہلاکت کی پیشگوئی کریں اور وہ بھی ایک سال کے اندر۔

جناب والا! ہم نبی کی جماعت ہیں۔ ہم کسی کی ہلاکت نہیں چاہتے۔ جب تک گستاخی کر کے وہ خود مستحق ہلاکت نہ ہو جائے۔ قرآن نے خود فرما دیا ہے۔ یذھب جفاءً تو ہمیں خواہ مخواہ سر دردی سے کیا فائدہ۔ لیکن اگر "مخدوم" صاحب کو مقابلہ کا زعم ہی اصرار ہو گا اور ہمارے پیارے آقا اور اس کے خلفاء راشدین کی جنگ کریں گے تو ہم حاضر ہیں۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تکذیب شرط ہے۔ ہم تو فی الحال "خادم و مخدوم" کی ہدایت کے لیے دعا کرتے ہیں لیکن یاد رہے تنگ آمد بجنگ آمد۔ زمانہ خود ظاہر کر دے گا۔ ؎

لاف ہائے زباں بود مردار + جز سگاں کس بخویش زنہار

(خاکسار آپ کا خیر خواہ۔ اللہ دتا جالندھری از قادیان دارالامان)

دوستوں کا ہمت شکن طریقہ

حساب دوستاں در دل تو ہم [illegible]
مگر کچھ حد بھی ہے در دل حساب دوستاں [illegible]

خاکسار نے والد صاحب قبلہ کے ایما سے [illegible] دوستوں [illegible] وی پی احباب کی خدمت میں روانہ کئے [illegible] باقی واپس۔ اگر دوستوں کی یہی ہمت شکن [illegible] سرد مہری دکھائی تو میری طبیعت سرد ہونے کے [illegible] بھی ایک دن سرد ہو جائے۔ ان واپس [illegible] میں [illegible]